بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۱ | یکم ماہ اِخاء ۱۳۲۲ ہش | ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ | یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۳۱

## مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۳۰ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۸ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ نیز یہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۸½ بجے پہلی سروس سے ڈلہوزی سے روانہ ہونگے۔ اور ۳ بجے کے قریب قادیان پہنچیں گے۔ حضور کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور سیدہ ام طاہر احمد صاحب ہوں گے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق یہ اطلاع ہے کہ آپکی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی طبیعت بھی بفضلِ خدا اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۳۰ تبوک۔ مقامی احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آج بعد نماز عصر درس القرآن کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ

## پُنر جنم کا ثبوت اور سوامی دیانند صاحب

"معاصر پرتاپ ۱۳ ستمبر میں" امرتسر میں ایک لڑکی کا پُنر جنم" کے عنوان سے حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے:۔

"شہر میں اس خبر سے زبردست دلچسپی اور حیرانی پیدا ہوگئی ہے۔ کہ پنجاب منڈی کوچہ متلی محلہ کی ایک تین سالہ لڑکی نے اپنے پچھلے جنم کے والدین کا پورا پورا پتہ بتایا۔ یہ لڑکی لالہ موہن لال کی پوتی ہے۔ وہ کئی روز سے اپنی ماں کو تنگ کرتی تھی۔ کہ وہ اس کی اصلی ماں نہیں ہے۔ اس لئے اسے اس کے حقیقی والدین کے پاس پہنچا دیا جائے۔ آخر ایک دن لڑکی کی ماں نے تنگ آکر اس کا کہنا مان لیا۔ اور اسے لے کر چل پڑی۔ لڑکی اپنی ماں کے ساتھ نمک منڈی ہی کوچہ بیر والہ کٹڑہ مہت سنگھ میں پہنچ گئی۔ اور وہاں ایک آڑھتی سندر سنگھ کے گھر داخل ہوگئی۔ لڑکی اپنے پچھلے جنم کی ماں کو پہچان کر ایک دم اس کے گلے سے لپٹ گئی۔ لڑکی نے اپنے تمام بھائی بہنوں کو پہچان لیا۔ ان کے نام بھی بتلائے۔ گھر کی الماری میں اس کے کچھ کپڑے پڑے تھے۔ ان کا بھی لڑکی نے پتہ بتایا۔ لڑکی اپنے موجودہ جنم کے گھر میں رہنا نہیں چاہتی۔ اکثر وہ بھاگ کر سندر سنگھ آڑھتی کے گھر چلی جاتی ہے۔"

سوامی دیانند صاحب نے لکھا ہے کہ جنم بہت سے ہیں۔ اور پھر اس سوال کا کہ اگر بہت ہیں۔ تو پہلے جنم کی باتیں کیوں یاد نہیں۔ یہ جواب دیا ہے۔ کہ:۔

"جیو تھوڑے علم والا ہے۔ تینوں زمانوں کی باتیں نہیں جانتا۔ اس لئے یاد نہیں رہتا۔ اور جس من کے ذریعہ علم حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک وقت میں ۲ علم حاصل نہیں کر سکتا۔ بھلا پہلے جنم کی بات تو دور رہنے دیجئے۔ اس جنم میں جب جیو حمل میں تھا جہاں جسم تیار ہوا۔ اور پھر پیدا ہوا۔ نیز پانچ سال کی عمر سے پہلے جو جو باتیں ہوئی ہیں۔ ان کو کیوں یاد نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی بیداری یا خواب میں بہت سا کاروبار ظاہر طور پر کر کے سشپتی یعنی گہری نیند کی حالت میں اس بیداری وغیرہ کے کاروبار کو یاد کیوں نہیں کر سکتا۔ اور تم سے کوئی پوچھے کہ بارہ برس سے پہلے تیرھویں برس کے پانچویں مہینے کے نویں دن دس بجے پر پہلے منٹ میں تم نے کیا کیا تھا۔ تمہارا منہ۔ ہاتھ۔ کان۔ آنکھ جسم کس طرف اور کس قسم کا تھا۔ اور من میں کیا سوچ تھی۔ جب اس جنم میں یہ حال ہے۔ تو پچھلے جنم کے یاد رہنے کے متعلق شک پیدا کرنا محض لڑکپن کی بات ہے۔" (ستیارتھ پرکاش نواں باب صفحہ ۲۸۲، ۲۸۳)

اس قسم کی خبریں آئے دن آریہ سماجی اخبارات تناسخ کے ثبوت کے طور پر شائع کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے سوامی دیانند صاحب کا نقطۂ نگاہ ان کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اب وہ جو رستہ اپنے لئے پسند کریں اختیار کر لیں۔ خواہ یہ مان لیں۔ کہ اس قسم کی خبریں غلط ہیں اور خواہ یہ کہ سوامی دیانند صاحب نے غلط لکھا ہے بہرحال ایک راہ اختیار کریں۔

## مُقطّعاتِ قرآنی۔ قسط نمبر (۱۰)

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

الٓرٰ کا مقطعہ کامل آیت نہیں ہے اس لئے اس کی تفسیر اللہ اور ربّ کے لفظوں سے ہی ہوتی ہے۔ یہ کئی سورتوں پر آتا ہے۔ مگر اس کی رٓا کے متعلق یہ خیال کہ اس سے رحمٰن مراد لیا جائے یا رحیم یا ربّ۔ مجھے یہ بات صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں ممد ہوئی۔ کہ ان سب سورتوں میں کئی کئی مضامین ہیں۔ لیکن ایک الٓرٰ والی سورۃ ایسی بھی ہے جس میں صرف ایک ہی مضمون ہے۔ یعنی یوسف۔ پس اس سورۃ کے مضامین نے یہ تعیین کرا دیا کہ یہ سورۃ تمام کی تمام ربوبیتِ الٰہی کے بیان میں ہے۔ یوسفؑ کا بچپن میں رویا دیکھنا۔ پھر بھائیوں کا سلوک پھر خدا کی ربوبیت جو کنوئیں میں، قافلہ میں، جنگل میں اور عزیز مصر کے ہاں اور قید خانہ میں اور بادشاہ کے دربار میں اور ملازمت میں۔ ہر حال اور ہر ترقی کے وقت اُس کے ساتھ رہی اور اس کی تربیت کرتی رہی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ رٓا ربّ کی ہے اور کسی لفظ کی نہیں۔ پھر دیکھا تو اور سب الٓرٰ والی سورتوں میں بھی ربوبیت کے ذکر کو نمایاں طور پر پایا اس لئے ان الفاظ کا یہ نتیجہ نکالا کہ یہ سورتیں اللہ تعالےٰ کی ربوبیت کے ذکر سے مخصوص ہیں اور الحمد کی آیت ۲ کا جزو ہیں۔

الٓمٓ اور الٓمٓصٓ درحقیقت ایک ہی چیز ہیں۔ الٓمٓ میں المنعمت علیہم مغضوب علیہم اور ضالین گروہوں کا ذکر ہے۔ اور الٓمٓصٓ میں ان کے راستے اور طریقہ (صراط) کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ ابلیس کی چالاکیاں سبت والوں کے مکر۔ انبیاء کے مخالفین کے حیلے۔ بنی اسرائیل کا بگڑنا۔ سامری کی شرارتیں وغیرہ میں صراط یعنی طریقہ کا حصہ زیادہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ ورنہ آیت کے لحاظ سے الٓمٓ بھی آیت نمبر ۲ ہے۔ اور الٓمٓصٓ بھی آیت نمبر ۲ ہے۔ اور الٓمٓصٓ میں شیطان کہتا ہے۔ کہ لَاَقْعُدَنَّ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ اور شعیب کی قوم کو حکم ہوتا ہے کہ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ غرض ان طریقوں کا ذکر ہے۔ جن کی وجہ سے ان لوگوں کی چالاکیوں سے صراط مستقیم مشتبہ ہو جائے۔

سورۃ رعد کا الٓمٓرٰ۔ یہ الٓرٰ والی سورتوں کی جماعت میں داخل ہے نہ کہ الٓمٓ والی جماعت میں۔ کیونکہ اس کے آگے آیت کا نشان نہیں۔ بلکہ یہ نامکمل آیت ہے اور آگے صرف علامت وقف ہے۔ پس الٓرٰ کے مطابق اس میں اللہ تعالےٰ کی ربوبیت کے اذکار کے علاوہ قریبًا ساری سورت میں کفار مکہ (یعنی مغضوب علیہم گروہ) کو بھی مخاطب کیا گیا ہے۔

پس یہ مقطعہ الٓرٰ ہی چاہیئے تھا۔ لیکن چونکہ مغضوب علیہم کا میم اسمیں ترتیلی ٹھوکر پیدا کرتا تھا۔ اس لئے اس ٹھوکر سے بچنے کیلئے نیز بلحاظ روانی ترتیل کے اُسے الٓمٓرٰ بنا دیا گیا۔

طٰہٰ : اھدنا الصراط المستقیم
طسٓمٓ : اھدنا الصراط المستقیم

دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ فرق یہ ہے۔ کہ سورۂ طٰہٰ کا وزن اس طرز کا ہے۔ کہ اس کا مقطعہ طٰہٰ کے وزن پر ہونا چاہیئے۔ اور طسٓمٓ والی سورتوں کی آیتوں کی بناوٹ ایسی ہے۔ کہ ان سے پہلے طسٓمٓ آنا چاہیئے۔ مثلاً دیکھو طٰہٰ ۞ ما انزلنا علیک القراٰن لتشقٰی ۞ الا تذکرۃ لمن یخشٰی۔ غرض اس سورۃ کی آیات کھڑی زبر پر ختم ہوتی ہیں۔ اس لئے مقطعہ بھی اسی وزن کا لایا گیا۔ برخلاف اس کے طسٓمٓ کی دونوں سورتوں یعنی شعراء اور قصص میں آیتوں کا قافیہ طٰہٰ کی طرح الف لئے ہوئے نہیں ہے بلکہ یوں ہے طسٓمٓ ۞ تلک اٰیات الکتاب المبین ۞ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین ۞ پس مبین۔ مومنین۔ خاضعین۔ معرضین یا مومنون مفسدین وارثین وغیرہ کا ترتیلی جوڑ طسٓمٓ سے ہی لگ سکتا ہے۔ یخشٰی تشقٰی علٰی۔ استوٰی کے قوافی کا جوڑ طٰہٰ سے ہی لگ سکتا ہے۔ پس یہ ترتیلی خوبصورتی کیلئے ہے ورنہ دونوں جگہ آیت ایک ہی ہے۔

طٰسٓ (نمل) بھی ایک ایسا مقطعہ ہے کہ اس کے بعد آیت کا نشان نہیں یعنی یہ پوری آیت کا نمائندہ نہیں ہے۔ بلکہ آیت نمبر ۶ کے بعض الفاظ کا۔ غالباً اھدنا کو چھوڑ کر صرف الفاظ صراط مستقیم کا نمائندہ ہے۔ جیسے کہ ملکہ سبا کو بطفیل حضرت سلیمان مخصوص طور پر سیدھا راستہ مل گیا تھا۔ کہ ایک بادشاہ نے اس پر چڑھائی کر کے اسے مسلمان بنایا تھا۔ یہ ایسی ہدایت نہیں۔ جس کے لئے کوئی دعائے اھدنا کیا کرے۔ بلکہ یہ ایک غیر معمولی راستہ صراط مستقیم پانے کا تھا۔ اس لئے اس سورۃ کا مقطعہ بھی ناتمام رہا یعنی طٰسٓ = صراط مستقیم ہی رہا۔ نہ کہ پوری آیت اھدنا الصراط المستقیم۔ واللہ اعلم

غرض میں نے مختصر طور پر مقطعات قرآنی پر ایک نئے رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ایک تفصیلی راستہ بھی کھول دیا ہے۔ کہ لوگ غور کر کے انفرادی طور پر ہر مقطعہ کے متعلق اور زیادہ صفائی سے علم حاصل کریں۔ اس وقت تو میں نے ایک نامکمل سا ڈھانچہ بنا کر پیش کیا ہے۔ لیکن یہ بات بہت تلاوت اور غور چاہتی ہے۔ جو اصول میں نے بیان کئے ہیں۔ وہ میرے نزدیک پختہ ہیں۔ لیکن ہر مقطعہ کا تعین اور تفصیل وقت اور مطالعہ چاہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ہر الٓمٓ کے وہی ایک معنی نہ ہوں۔ جو سورۂ بقرہ میں واضح ہیں۔ اور ممکن ہے کہ ہر حٰمٓ کے وہی ایک معنی نہ ہوں۔ جو سورۂ مومن میں ہیں۔ پس ترقی ہوسکتی ہے۔ اور مزید اصلاح بھی مگر اصل وہی رہے گا۔ کہ یہ سورۂ فاتحہ کے اجزا ہیں ؞

## بنک سے حاصل شدہ سود کے روپیہ کا صحیح مصرف

اس زمانہ میں سود کی کئی اقسام مختلف صورتوں میں حاوی اور رائج ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ بنکوں کے سود کو اپنے مصرف میں نہ لایا جائے۔ بلکہ اشاعت اسلام کے لئے دیدیا جائے۔ کیونکہ اسلام اس وقت خطرناک ضعف اور اضطرار کی حالت میں ہے جو رقم وصول ہو اسے اشاعت اسلام کے لئے بھیجدیں:

(۱) ہر قسم کا سود کا روپیہ جو سیونگ بینک یا دیگر بنکوں سے ان کے مقررہ قواعد کے ماتحت ہر حساب دار کو دیا جاتا ہے۔

(۲) جنرل پراویڈنٹ فنڈ کی رقم جو بعض سرکاری ملازمان اپنی مرضی سے ماہوار وضع کراتے ہیں اس پر سود در سود جمع ہوتا رہتا ہے۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے پر کل رقم میں سے سود کا حصہ مرکز میں بھیجا جانا چاہیئے۔ (محکمہ ریلوے سے یا ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ سے جو رقم بجائے پنشن کے پراویڈنٹ فنڈ کے طور پر ملازمان کو ریٹائر ہونے کے وقت یکمشت دی جاتی ہے پنشن کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اس لئے اسکو اپنے ذاتی مصرف میں لانا جائز ہے)

(۳) جنگ کے سلسلہ میں پوسٹل کیش سرٹیفکیٹ پر جو سود ملتا ہے۔ وہ بھی مد اشاعت اسلام میں مرکز میں آنا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال)

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک خط اور اسکا جواب

محمد یوسف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا تھا۔ ذیل میں ان کا اصل خط حضور کے جواب کے ساتھ احباب کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

محمد یوسف صاحب لکھتے ہیں۔

حضور قحط زدگان بنگال کے لئے ہم مبلغ ۷۰ روپے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت کی خدمت میں ارسال کر چکے ہیں۔ اور مزید جمع کرنے کی کوشش میں ہیں۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ ہمیں خدمت خلق کا اللہ تعالیٰ بیش از بیش موقعہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضور ہماری درخواست ہے۔ کہ کلکتہ کے سینکڑوں مسلمان بچے ہیں۔ جو پرورش کے محتاج ہیں۔ اگر ان کو ہندو لے گئے۔ تو یہ ایک قومی نقصان ہوگا۔ اگر ہماری جماعت کے زمیندار توجہ کریں۔ تو کئی لڑکوں کی پرورش کا وہ انتظام کر سکتے ہیں۔

حضور نے اس خط کی پشت پر حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

جزاکم اللہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے اختیار میں نہیں رکھا۔ اس کے پیچھے پڑنا مہلک ہے۔ جو چیز خدا تعالیٰ نے ہمارے اختیار میں رکھی ہے۔ ہم اس میں سستی کرتے ہیں۔ اور افسوس ہے۔ کہ جماعت کا ایک حصہ کرتا ہے تو یہ اس سے بھی زیادہ ہلاکت کی بات ہے۔ آپ سارا زور لگا کر دس ہزار بچے بھی نہیں بچا سکتے۔ لیکن تبلیغ کر کے لاکھوں بچے ہر سال بچا سکتے ہیں۔ مگر افسوس کہ اس کا درد بہتوں کے دل میں نہیں پیدا ہوتا اور ظاہر کی طرف دوڑتے ہیں۔ جہاں تک حسب طاقت ان بھوکے مرنے والوں کے لئے روپیہ بھجوانے کا سوال ہے۔ وہ تو آپ کا کام ہے۔ اور اس سے جماعت کو دریغ نہیں کرنا چاہیئے ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مسلمانوں کی پریشاں حالی

از جناب روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ

وہ کرتے رہیں بزم میں شعر خوانی — عمل اور ہے اور ہے لن ترانی
مسلماں اک لاش ہے ہر وطن میں — ہو ہندوستانی کہ ماژندرانی
لگائے ہوئے تاک بیٹھا ہے مُردہ — ملے بھیک میں پھر نئی زندگانی
تمنا یہی ہے کہ بے سعی و کوشش — عطا ہو اسے نعمت حکمرانی
یہی ہے کہ سمجھے ہیچ جسکی نظر میں — کلاہ تتاری قبائے کیانی
یہ کھو بیٹھا ہے کھوج اس زندہ جو کا — رواں جس میں ہے عرش کا صاف پانی
سمجھتا ہے قرآن کی یہ حفاظت — کہ یاسین آتی ہے اس کو زبانی
ہے ہر ایک ناداں امام آپ اپنا — جماعت کی تنظیم ہے سرگرانی
امامت ہے تنویر وہ آج باطل — نہیں جس میں شان مسیح الزمانی

سالانہ اجتماع میں خود شامل ہوجئے۔ دوسروں کو تحریک کیجئے۔ نمائندگان کی شرکت لازمی ہے۔ (خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کرشن اوتار پر

## بعض سوالات کے جواب (۲)

تیسرا سوال یہ کیا گیا ہے۔ کہ جس طرح شری کرشن جی ویدوں کو مانتے تھے۔ کیا مرزا صاحب نے بھی ان کو مانا۔ سو اس کے جواب میں ہم یہی کہنا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ ہاں آپ ان کو الہامی مانتے تھے۔

رہا یہ سوال کہ آپ نے قرآن شریف کی بجائے ویدوں کی مہما کیوں نہ گائی۔ اور کیوں نہ لوگوں کو ان کی طرف بلایا۔ تو اس قسم کا سوال کرنے والے پہلے خود تو بتلائیں کہ شری کرشن جی نے بھی گیتا کی بجائے ویدوں کی مہما کیوں نہ گائی۔ اور کیوں نہ لوگوں کو ان کی طرف بلایا؟ جبکہ ان کا فرض منصبی ہی وید پرچار تھا۔ تو پھر ارجن کو ویدوں کا اپدیش دینا چاہیئے تھا نہ کہ گیتا کا؟ اور گیتا بھی وہ جس کے متعلق زمانہ حال کے ہندو علماء اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ اس نے ویدوں کو ناقابل التفات بلکہ رد کر دینے کے لائق ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ وویا بھاسکر، وید رتن، پنڈت اُدے ویر جی شاستری کے مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہے۔

"آج کل کے ودوانوں (عالموں) کا بھی عام طور پر یہی خیال ہے۔ کہ گیتا کی رائے بھی ویدوں کے متعلق کچھ اچھی نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ کئی جگہ گیتا نے ویدوں کو ترک کر دینے کے قابل ٹھہرایا ہے" (رسالہ آریہ لاہور فروری ۱۹۲۳ء صفحہ ۲۵)

پس جب شری کرشن جی نے ویدوں کو الہامی تسلیم کرتے ہوئے بھی ان کو اہمیت نہ دی اور ان کی بجائے گیتا کا اُپدیش دیا۔ اور اسی کا پرچار فرماتے رہے۔ تو ان کے مثیل یعنی حضرت کرشن قادیانی کے متعلق یہ سوال کیوں اٹھایا جائے کہ آپ ویدوں کی بجائے قرآن کریم کی اشاعت اور پرچار میں کیوں لگے رہے؟

اس میں شک نہیں کہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کے ماتحت آپ نے ویدوں کو الہامی مانا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ وہ محرف و مبدل ہو جانے کے باعث اصل وید نہیں رہے۔ جو پرماتما نے شری برہما یا چار رشیوں پر نازل کئے تھے۔ اور یہی باعث تھا۔ کہ آپ نے ویدوں کا الہامی ہونا تو تسلیم کیا۔ مگر ان کو پرچار کے قابل نہ سمجھا۔ کیونکہ وہ اپنی اصلی شان کھو چکے تھے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب نسیم دعوت میں فرمایا ہے۔ کہ "جس شخص کو ہندوؤں کی تاریخ سے واقفیت ہے، وہ خوب جانتا ہے۔ کہ وید پر بڑے بڑے تغیرات آئے ہیں۔ اور ایک زمانہ میں ویدوں کو مخالفوں نے آگ میں جلا دیا تھا۔ اور مدت تک وہ ایسے لوگوں کے قبضہ میں رہے جو عناصر پرستی اور مورتی پوجا کے دلدادہ تھے۔ اور بجز اس قسم کے برہمنوں کے دوسروں پر ان کا پڑھنا حرام کیا گیا تھا۔ پس اس وجہ سے وید کے پستک عام طور پر مل نہیں سکتے تھے بلکہ صرف بڑے بڑے کتب خانوں میں پائے جاتے تھے۔ جو بت پرست اور عناصر پرست ہو چکے تھے۔ اس صورت میں خود عقل قبول کرتی ہے۔ کہ ان دنوں میں ان برہمنوں نے بہت کچھ مشرکانہ حاشیے وید پر چڑھائے ہونگے اور اس بات کے اکثر محقق آریہ ورت کے قائل ہیں۔ کہ بعض زمانوں میں وید بڑھائے گئے اور بعض میں گھٹائے گئے۔ اور بعض وقت جلائے گئے"۔ (نسیم دعوت صفحہ ۔)

یہی وجہ ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے وید کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اس کو واجب العمل نہ سمجھا۔ اور چونکہ آئندہ زمانہ کی ہدایت کے لئے خدا نے اپنا مکمل گیان قرآن کریم کی شکل میں نازل فرما دیا ہے۔ اس لئے آپ نے اسی کی اشاعت اور تبلیغ ضروری سمجھی۔ کیونکہ خدا کا بھی یہی منشا تھا اور ہے۔ کہ آئندہ اسی کے ذریعہ سنسار (دنیا) کا کلیان ہو۔ اور اگر گیتا کی اندرونی شہادتوں اور علمائے حال کے فیصلہ کو ٹھکراتے ہوئے یہی کہا جائے۔ کہ شری کرشن وید کو قابل عمل اور دنیا کی راہنمائی کے لئے ضروری ٹھہراتے تھے۔ اس لئے اس کے بعد آنے والے اوتاروں پر بھی فرض ہے کہ وہ ویدوں کو ایشور کا خالص اور مکمل گیان سمجھ کر ان کا پرچار کریں۔ تو اس کے متعلق بھی ہم یہی عرض کریں گے۔ کہ اگر بفرض محال مان بھی لیا جائے۔ کہ شری کرشن نے ویدوں ہی کو سب سے افضل جانا۔ اور انہی کا پرچار کرتے رہے۔ تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا۔ کہ ان کے بعد آنے والے اوتار بھی ویدوں ہی کا پرچار کریں۔

اوتار ویدوں کے ماتحت نہیں بلکہ ویدوں والے (ایشور) کے ماتحت ہیں۔ اور انہوں نے اسی کے حکم اور منشاء کو پورا کرنا ہے جب شری کرشن کے بعد ایشور کا یہ منشاء ہی نہ رہا۔ کہ وید کی اشاعت ہو۔ جب اس کی مرضی ہی نہ رہی۔ کہ وید لوگوں کے راہنما بنے رہیں۔ تو ایسی حالت میں بعد کے اوتار کس طرح انہی کی اشاعت اور پرچار کو ضروری سمجھتے؟

ویدوں کی ضرورت اسی وقت تک کے لئے تھی۔ جب تک کہ خدا نے چاہا۔ جب اس کا ارادہ بدل گیا۔ اور دیکھا۔ کہ اب دنیا وید زمانہ سے کہیں ترقی کر گئی ہے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ خیالات بدل گئے ہیں، زمانہ بدل گیا ہے، اور اہل زمانہ بھی بدل گئے۔ تو اس نے ایک ایسا اوتار بھیجا۔ جس نے آتے ہی نہ صرف ان محرف اور مبدل کتابوں کو ہی بلکہ ان میں بیان کردہ رسومات کو بھی ہمیشہ کے لئے منسوخ قرار دے دیا۔ اور ان کی جگہ مناسب حال تعلیم دی۔ یہ اوتار کوئی جھوٹا اور فرضی اوتار نہ تھا۔ بلکہ وہی اوتار تھا۔ جس کو خدا نے بھیجا۔ اور جس کی خبر پہلے زمانہ کے رشیوں منیوں نے بھی دے رکھی تھی۔ اور خود اس وقت کے ہندوؤں نے بھی خدا کا اوتار تسلیم کیا۔ اور اس زمانہ کے ہندو بھی اسے ایشور ہی کا اوتار یقین کرتے ہیں۔ معلوم ہے وہ کون تھا؟ وہ شاکیہ منی گوتم تھا۔ ہاں وہی گوتم جو بعد میں بدھ کہلایا۔ اور جو گیتا والے وعدہ کے مطابق آیا تھا۔[1] اور جس نے نہ صرف وید۔ وید دھرم اور ویدک عقائد اور ویدک رسومات کو ہی قلم کی ایک جنبش سے آئندہ کے لئے ناقابل عمل ٹھہرا دیا۔ بلکہ گیتا۔ اور بھاگوت دھرم کی بھی ضرورت نہ سمجھی۔ اور یہ جو کچھ ہم نے کہا ہے واقعات پر مبنی ہے۔ اور خود ہمارے ہندو بھائی بھی تسلیم کرتے ہیں۔

پس جب قبل ازیں خود ایشور نے ہی مہاتما بدھ کو بھیجکر اس امر کا فیصلہ کر دیا۔ کہ شری کرشن کے بعد آنے والے اوتاروں کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ وید اور ویدک دھرم کا ہی پرچار کریں۔ تو ایسی حالت میں یہ کہنا کیونکر بجا اور درست ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت کرشن قادیانی نے چونکہ وید اور ویدک دھرم کے خلاف ایک نئے مذہب (اسلام) کا پرچار کیا۔ اس لئے وہ اوتار نہیں ہو سکتے۔ جب ہنگری جیسا شخص جو ایک دفعہ برہما جی سے وید چھین کر لے گیا تھا۔ ایشور کا اوتار مانا جا سکتا ہے جب شری کرشن جی ویدوں کو ناقابل التفات سمجھتے ہوئے بھی ایشور کے اوتار ہو سکتے ہیں جب مہاتما بدھ وید۔ ویدک دھرم اور ویدک رسومات کو باطل قرار دے کر اوتار کہلائے جا سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت کرشن قادیانی اوتار نہ کہلا سکیں۔ (باقی)

محتاج دعا۔ ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

[1] پنڈت بھاگیرتھ پرشاد جی دکھشت لکھتے ہیں کہ "بھگوان کرشن کے لفظوں میں یدا یدا ہی دھرمسیہ گلانر بھوتی بھارت کے مطابق بھگوان بدھ نے اوتار لیا تھا" (رسالہ وشال بھارت کلکتہ مارچ ۱۹۲۸ء صفحہ ۳۴۵)

## چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

احباب کرام کو یہ امر مستحضر رہنا چاہیئے۔ کہ کشمیر کا کام بدستور جاری ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء مبارک یہ ہے۔ کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ احباب جماعت کو ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمد کے حساب سے اس وقت تک ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ کام ختم نہ ہو۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے چندہ کشمیر باقاعدگی سے وصول نہیں ہو رہا۔ یا برائے نام آتا ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ہر ایک احمدی سے کشمیر کا چندہ ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمد کے حساب سے وصول فرمائیں۔ اور کسی احمدی کو بھی اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رکھیں۔

زمیندار جماعتوں کے عہدہ داروں کی خدمت میں بھی عرض ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے دوستوں سے فصل ربیع کا چندہ کشمیر وصول کرنے کی پوری سعی فرمائیں۔ اور جو رقم وصول ہو، وہ مرکزی چندہ کے ہمراہ بھجوا دیں۔

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بابو اکبر علی صاحب مرحوم کی بعض خوبیوں کا ذکر

یاد رفتگان ایک تسکین دہ شغلہ ہے۔ مگر ایک ایسے شخص کے حالات زندگی لکھنا جس کے متعلق اپنے عقیدہ کی بناء پر ہمارا ایمان ہو۔ کہ وہ اپنے مولا کریم کے حضور اس دنیا کی زندگی سے بدرجہا بہتر حالت میں ہے اس جذبہ کے ماتحت بیکار ہے کہ وہ ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ اس لئے میں جو کچھ لکھنا چاہتا ہوں وہ اس جذبہ کے ماتحت لکھونگا کہ میں اپنے مرحوم بھائی کی سیرت کے بعض ایسے پہلوؤں پر روشنی ڈالوں۔ جن کے حصول میں ان کی نقل کرنا مفید ہو سکتا ہے۔

بابو اکبر علی صاحب مرحوم میرے سمدھی تھے۔ یعنی میری لڑکی ان کے بیٹے عزیز کرامت اللہ صاحب سلمہ سے بیاہی ہوئی ہے۔ عام طور پر یہ رشتہ تعلقات کے لحاظ سے کوئی خوشگوار نہیں ہوتا مگر مرحوم کے میرے ساتھ تعلقات ایسے برادرانہ اور مخلصانہ تھے کہ لوگ رشک کرتے تھے۔ اور مجھے اور ان کو بھی کہا کرتے تھے۔ کہ تمہارے اس قسم کے باہمی تعلقات ایک خصوصیت رکھتے ہیں۔ مگر میں کھلے دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ اس کا زیادہ تر باعث ان کی محبت کرنیوالی اور بے لوث طبیعت تھی۔

بابو صاحب مرحوم کی ایمانی حالت اور دعاؤں پر یقین کی ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں۔ جب وہ روہڑی انسپکٹر آف ورکس تھے تو ان کے ملنے والوں میں سے ایک شخص کو ڈبل نمونیا ہو گیا۔ بابو صاحب اس کی عیادت کو گئے۔ تو گھر والے کہتے تھے کہ ہم اس کو فلاں پیر کے پاس دعا کے لئے لے جاتے ہیں۔ یہ سنکر بابو صاحب کی غیرت ایمانی جوش میں آگئی۔ کہ ہم غلامان مسیح موعود ہیں۔ آج ہم سے زیادہ کس کی دعا قبول ہو سکتی ہے۔ چنانچہ مرحوم نے وہیں بہت الحاح سے دعا کی جو قبول ہوئی۔ اور مریض کو صحت کامل ہو گئی۔

چند سال ہوئے مفتی محمد صادق صاحب ہسپتال میں بیمار تھے۔ ان کے پیٹ میں شگاف دیا گیا تھا۔ اور وہ سخت تکلیف میں تھے۔ اور صحت سے مایوس ہو رہے تھے ایک دن چند دوست جن میں میں بھی اور بابو صاحب موصوف بھی تھے۔ ایک جگہ مفتی صاحب کے متعلق ذکر کر رہے تھے۔ ایک نے محبت سے کہا۔ کہ اس تکلیف کی زندگی سے تو مرنا ہی اچھا ہے۔ یہ سن کر بابو صاحب بڑے جوش سے بولے جو خدا مار کر آرام دے سکتا ہے کیا وہ صحت نہیں دے سکتا۔ آؤ عہد کریں۔ کہ آج رات ہم سب مفتی صاحب کے لئے دعا کریں گے سب نے دعا کی ہو گی۔ مگر بابو صاحب کو بذریعہ خواب مفتی صاحب کی صحت کی بشارت بھی دی گئی۔ چنانچہ مفتی صاحب اچھے ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے نکاح کیا۔ اور اولاد ہوئی۔ اور اطال اللہ عمرہٗ ابھی تک بخیریت ہیں۔ مگر افسوس بابو اکبر علی صاحب ہم سے رخصت ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ میں خاص امر جس نے میری طبیعت پر اثر کیا۔ وہ جوش اور وہ عزم تھا۔ جس کا انہوں نے دعا کے بارہ میں اظہار کیا

بابو صاحب جب سے پنشن لے کر قادیان میں تشریف لائے۔ جس قومی ادارے میں انکو کام کرنے کو کہا گیا۔ انہوں نے بلا کسی معاوضہ کے خیال کے کیا۔ اور ہمیشہ سخت محنت کی۔ ہوزری کا کام جب انہوں نے شروع کیا۔ تو ہوزری سخت نقصان میں تھی۔ ان کی محنت سے کام کچھ چلنے لگا۔ مگر یہ یقین نہیں تھا۔ کہ ضرور کامیابی ہو گی۔ چنانچہ بابو صاحب فرماتے تھے کہ میرا ارادہ محض خدا کی خوشنودی کے لئے قومی کام کرنے کا تھا اور مجھے نفع کی امید نہ تھی۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک دن فرمایا کہ بابو صاحب کو منافع کا یقین نہیں۔ اگر یقین ہوتا تو نفع نقصان میں حصہ دار کیوں نہیں بن جاتے۔ بابو صاحب کہتے تھے کہ حضور کی یہ بات سنکر اسی وقت میں نے اس کے نفع نقصان میں حصہ دار ہونا قبول کیا۔ چنانچہ ان کو مینیجنگ ڈائرکٹر بنایا گیا۔ اور خاطر خواہ نفع ہوا۔ ہوزری کے حصہ داران کو بھی بابو صاحب کی محنت سے فائدہ ہوا۔ قرضہ اتر گیا۔ جائداد اور ریزرو بڑھ گئے۔ اور بابو صاحب کو خود بھی معتدبہ فائدہ ہوا۔

ہوزری کے کام کے متعلق بابو صاحب نے ایک پاک جذبہ کا ایک اظہار کیا۔ اور اس کام کے لئے ایسے ملازم رکھے۔ جنہوں نے یہاں کے بیکار نوجوانوں اور دوسرے آدمیوں کو کام سکھلایا۔ اور اس طرح بعض لوگ جو پہلے کچھ بھی نہیں کماتے تھے۔ وہ دو تین روپے یومیہ کمانے لگے۔ عورتوں اور لڑکیوں کو بھی عورتوں کی معرفت کام سکھلایا اور قادیان کی عورتیں ایک مہینہ میں قریباً ۲ ہزار روپیہ کا کام کرنے لگیں۔ اور اس قادیان سے بیکاری دور ہونے اور عام اقتصادی حالت کے اچھے ہونے میں خاصی مدد ملی۔ بابو صاحب مرحوم غرباء کو بڑی فراخدلی سے معاوضہ دیتے تھے۔ بعض لوگ اس پر اعتراض بھی کیا کرتے تھے۔ ایک دن اس کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ اعتراض کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو بھی میں منافعہ میں سے خرچ کرتا ہوں۔ اس میں سے ہر حصہ دار سے بڑھ کر میں اپنا خرچ کرتا ہوں کیونکہ میں چوتھے حصے کے منافع کا حقدار ہوں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ میں اپنا نقصان کرتا ہوں۔ کام کرنے میں صرف اپنی ہی ذات مدنظر نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ حتی الامکان بانٹ کر کھانے کا خیال چاہیئے۔

کئی آدمی میرے پاس اور دوسرے دوستوں کے پاس جاتے اور کہتے کہ بابو صاحب نے بہت ہی کم کسی کو مایوس کیا۔ انہی کے اس حسن اخلاق اور بہی خواہی خلق کا نتیجہ ہے۔ کہ آج نہ صرف ان کے اپنے عزیز اور دوست ہی ان کو یاد کرتے ہیں۔ بلکہ بہت سی بیوہ عورتیں۔ یتیم بچے اور دوسرے انسان ان کے لئے دعا کرتے ہیں

بابو صاحب کئی دفعہ سخت بیمار ہوئے۔ ہمیشہ اپنا حوصلہ قائم رکھا۔ اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے صحت پائی۔ اس دفعہ بھی جب وفات سے قریباً دو مہینہ پہلے ان کو کاربنکل نکلا تو انہوں نے پورا حوصلہ اور توکل دکھلایا۔ بلکہ اس میں غلو کیا۔ اور ہمدرد ڈاکٹروں نے جو مشورہ دیا کہ لاہور جا کر یا یہاں اپریشن کرایا جائے اس کو قبول نہ کیا۔ اور کہا جو خدا لاہور میں ہے یہاں بھی ہے۔ اور مجھے شفا دے سکتا ہے۔ یہاں جو علاج ہو سکتا تھا۔ اس میں کوتاہی نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے پورا حق دوستی ادا کیا۔ اور توقع سے بڑھکر محنت کی۔ مرنے سے ۲ دن پہلے جب طبیعت بہت نڈھال ہو گئی۔ تو ان کے بیٹے محمد کرامت اللہ صاحب کا قریباً ڈیڑھ پاؤ خون ان کے اندر داخل کیا گیا۔ مگر ان کا آخری وقت آ پہنچا تھا۔ اس سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ اور آپ ۳۰ اگست ۱۹۳۳ء مطابق ۳۰ ماہ ظہور ۱۳۱۲ ہش کو ۹ بجے صبح مالک حقیقی سے جا ملے۔ بہت دوستوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور بعد نماز عصر ان کے جسد خاکی کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کا مہجور دوست ملک مولا بخش

پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی قادیان

# اخبار احمدیہ

**درخواستہائے دعا** (۱) چوہدری غلام محمد صاحب سکنہ چوکنانوالی ضلع گجرات عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز ان کے لڑکے احمد الدین صاحب کو بعض دشمن نقصان پہنچانے کے درپے ہیں (۲) بابو فتح محمد صاحب شرما (۳) اور عبدالرشید صاحب پسر ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہروی جنگی خدمات سرانجام دے رہے ہیں (۴) دین محمد صاحب گوجرانوالہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں (۵) راجہ محمد اکرم صاحب گجراتی روحانی ترقی کے خواہاں ہیں (۶) فتح محمد صاحب شیخ پور کی اہلیہ صاحبہ ڈیڑھ سال سے سخت بیمار ہیں۔ نیز ان کا چھوٹا بچہ بشارت احمد بیمار رہے (۷) کمال الدین صاحب (مالاباری) کی والدہ صاحبہ بیمار رہیں۔ احباب سب کی صحت و خیریت و کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

**اعلان نکاح** مسماۃ زینب بی بی صاحبہ بنت عبداللہ صاحب قوم راجپوت ساکن بٹالہ کا نکاح ۲۷/۹/۳۳ کو عطا محمد صاحب ولد اللہ دتا صاحب گجراتی مرحوم کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مرزا عبدالکریم صاحب نے پڑھا۔ خاکسار حکیم فضل حق صاحب بٹالہ

**تصحیح** ۲۹ ستمبر کے پرچہ میں اعلان نکاح میں سنجیدہ بیگم صاحبہ بنت حافظ عبدالمجید صاحب شائع ہو گیا ہے۔ یہ درست نہیں۔ سنجیدہ بیگم صاحبہ بنت سید حافظ عبدالحمید صاحب ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ولادت

(۱) گیانی واحد حسین صاحب کے ہاں ۲۵/۹/۴۳ کو لڑکا تولد ہوا۔ (۲) مظہر احمد صاحب سلیم چنیوٹی کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ حضور نے منصور احمد نام تجویز فرمایا۔ (۳) ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی کے ہاں ۱۸ ستمبر کو لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

## دعائے مغفرت

(۱) چوہدری ثناء اللہ صاحب ساکن کھاری (بہار) ۱۹ ستمبر کو فوت ہوگئے ہیں۔ (۲) اللہ بی بی صاحبہ بعمر ۷۰ سال اہلیہ جناب میاں نورالدین صاحب شادیوال فوت ہوگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دونوں کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

## دعائے نعم البدل

محمد صدیق صاحب خوشنویس محلہ دارالبرکات قادیان کا چھوٹا لڑکا بعمر ایک سال فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

## ابھی شامل ہونے کی اجازت ہے

تحریک جدید کے دس سالہ جہاد میں اُن احباب کرام کو شامل ہو جانے کی ابھی اجازت ہے۔ جو کسی نہ کسی مجبوری کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔ یو۔ پی کے ایک دوست دس سال کا چندہ ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔"

## اعلان تعطیل

عید الفطر کی تقریب کے باعث یکم اکتوبر (بروز جمعہ) الفضل شائع نہ ہوگا۔ اگر عید ۲ر اکتوبر (بروز ہفتہ) کو ہوئی۔ تو اس صورت میں جمعہ کے روز اخبار شائع ہوگا۔ ہفتہ کو شائع نہ ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

(مینیجر)


## نہایت باموقع اراضیات قابل فروخت

محلہ دارالانوار سے آگے ایک پانچ کنال کا ٹکڑا ہے۔ جو ارزاں قیمت پر فروخت ہو رہا ہے۔ نیز محلہ دارالبرکات میں چند متفرق قطعات جن کا مجموعی رقبہ چھ کنال ہے۔ قابل فروخت ہیں۔ ضرورت مند دوست قیمت کا تصفیہ پتہ ذیل سے کریں۔

ظ۔ معرفت مینیجر الفضل قادیان

## طبیہ عجائب گھر کے متعلق تازہ شہادت

"مجھے طبیہ عجائب گھر قادیان دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ حکیم عبد العزیز صاحب نے کمال محنت سے عمدہ ادویہ کا ذخیرہ جمع کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے کاروبار میں بہت بہت برکت دے۔" ڈاکٹر عبد الحمید چغتائی بیرون دہلی دروازہ لاہور

طبیہ عجائب گھر کے مرکبات و مفردات اپنی نظیر آپ ہیں اور انکی شہرت دُور دُور تک پہنچ چکی ہے ایک بار آپ بھی آزمائیں۔ فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

## آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ بس آج ہی

"سُرمہ ہمیرا خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ ۸ تین ماشہ ۱۱ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

# زمانہ امن کی اسکیموں کے لئے روپیہ بچایئے

امن کے زمانہ میں جب چیزوں کی بہتات ہوگی اور قیمتیں واجبی تو آپ کے لئے مفید طور پر روپیہ خرچ کرنے کے سیکڑوں موقع ہوں گے یہ ایک موٹی سی بات ہے کہ مہنگائی کے زمانہ میں روپیہ بچانا چاہئے اور خرچ اس وقت کرنا چاہیے جب قیمتیں مناسب اور معقول ہو جائیں روپیہ آپ اسی وقت بچا سکتے ہیں۔ جب آپ ایسی چیزیں خریدنے کو ہرگز تیار نہ ہوں جنکی آپ کو واقعی ضرورت نہیں ہے۔

نئے کپڑوں کے بغیر کام چلائیں۔ سفر اور تفریحات کم کر دیں۔ اگر آپکو اسکا احساس ہو جائے کہ جنگ کے زمانہ کی خریداری سے آپکا سراسر نقصان ہے کیونکہ آپکا روپیہ نفع خور کی نذر ہو جاتا ہے تو روپیہ بچانے اور نفع خور کو نیچا دکھانے میں آپ کو یقیناً خوشی ہوگی

آئندہ کے لئے بچایئے

ایسی جگہ روپیہ لگایئے جہاں اسکی مالیت کم ہو جانیکا اندیشہ نہ ہو!!

آجکل سونے، چاندی، جواہرات، زمین، مکان اور بیشتر قسم کے سامان کی قیمت بے انتہا بڑھی ہوئی ہے۔ ان میں آپ جو روپیہ پھنسا دیں گے اس کا بہت سا حصہ قیمتوں کے پھر گر جانے کی وجہ سے ڈوب جائے گا۔

روپیہ بچانے کے فائدہ مند اور محفوظ طریقے یہ ہیں

اگر آپ چاہیں کہ آپکی رقم محفوظ رہے اور آئندہ کسی قسم کے گھاٹے کا خطرہ نہ ہو تو ... ڈاکخانہ سیونگ بینک میں لگا دیجئے ... سرکاری قرضہ ... سیونگ سرٹیفکیٹ خرید لیجئے

### چار آنے روز بچایئے

... زیادہ بچانیکی کوشش کیجئے ... کا آدمی چار آنے روز بچا کر ... جمع کر لیتا ہے۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل


وی۔ پی وصول نہ کرنا "الفضل" کو دیدہ دانستہ نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ لہٰذا وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیئے۔ جو یکم اکتوبر کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔ (مینیجر)

دسواں سال آئندہ کا۔ جملہ ۹۵ ارسال ہیں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیویارک ۲۸ ستمبر۔ اتحادی ہائی کمان نے یوگوسلاویہ میں جرمنوں کے خلاف وسیع پیمانہ پر جنگ شروع کر دی ہے۔ ایک لاکھ ۵۰ ہزار اتحادی سپاہ یوگوسلاویہ میں اتحادی جرنیلوں کے زیر کمان جرمنوں سے برسر جنگ ہے۔ اور لڑائی اب ایک ایسی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ کہ اسے اب گوریلا جنگ نہیں کہا جا سکتا۔ جرمن ڈالمشیا کے رقبہ میں دھڑا دھڑ کمک بھیج رہے ہیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ اتحادی نمائندوں اور شاہ اٹلی و مارشل بڈوگلیو کے درمیان جو بات چیت ہوئی۔ اس کا نتیجہ بہت جلد معلوم ہو جائیگا مارشل بڈوگلیو کی حکومت اس کوشش میں ہے کہ اٹلی کے سابق مقبوضات اریٹیریا، سمالی لینڈ اور ٹریپولی پر اس کا قبضہ تسلیم کیا جائے۔ لیکن اتحادی اس سلسلے میں کوئی وعدہ کرنے کو تیار نہیں۔

کینبرا ۲۸ ستمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر کامرس نے ایک ملاقات میں اعلان کیا۔ کہ آسٹریلیا قحط زدہ ہندوستانیوں کو ان کی ضرورت کے لئے کافی گندم مہیا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ جہازوں کا انتظام برطانیہ کرے۔ گندم جہازوں پر چڑھائے جانے کے لئے تیار ہے۔ لیکن برطانیہ کی طرف سے ابھی تک اس بات کے کوئی آثار نہیں کہ جہاز ملیں گے۔

نئی دہلی ۲۸ ستمبر۔ حکومت ہند کپڑے کے کارخانوں کے لئے علاقہ وار سکیم سوچ رہی ہے۔ اس سکیم پر عمل پیرا ہونے سے کپڑے کی قیمتیں اور گر جائیں گی۔ کیونکہ ٹرانسپورٹ کا کرایہ بہت کم ہو گا۔ یہ بھی خیال ہے۔ کہ ایک ایک گز کے فاصلہ پر تھانوں پر قیمتیں لگا دی جائیں گی۔ تاکہ خریدنے والے کو آسانی ہو۔ اور دوکاندار مقررہ نرخ سے زیادہ وصول نہ کر سکے۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ مسٹر چرچل نے عورتوں کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دشمن یہ توقع کئے بیٹھے ہیں۔ کہ وہ ہمیں تھکا دیں گے۔ دشمنوں کو یہ بھی امید ہے۔ کہ وہ ہم میں افتراق ڈال کر یورپ کے قلعے یا جاپان کو زیادہ مضبوط بنا لیں گے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ ایک اور جنگ کی تیاری کے لئے ہم سے صلح کے خواہشمند ہیں۔ تاکہ اپنے نقصانات کی تلافی کر کے اپنے آپ کو مضبوط بنا سکیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس طریقے پر دس سال کے بعد ایک اور خوفناک جنگ شروع کر دیں۔ پس ہمیں اس جنگ کو انتہا تک پہنچانا چاہیئے۔

کراچی ۲۸ ستمبر۔ پچاس حروں کے ایک گروہ نے کل رات میرپور خاص کے نزدیک ڈاکہ مارا اور ایک زمیندار علی محمد اور اس کے تین لڑکوں کو جب وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ علی محمد پیر پگاڑو کے ایک مرید امام بخش کا رشتہ تھا۔ اور اس نے امام بخش کی گرفتاری میں جس کے لئے پانچ ہزار روپیہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ حکام کی مدد کی تھی۔ حروں نے مقتول کے خاندان کے ۱۲ ممبروں کا خون کیا ہے۔

دہلی ۲۸ ستمبر۔ حکومت ہند نے کپڑے اور سوت کی انتہائی قیمتوں کے متعلق دو مزید بیان شائع کئے ہیں۔ ان میں گذشتہ پندرہ ماہ کے نرخوں کا مقابلہ کرنے اور تمام حالات پر غور کرنے کے بعد واضح کیا گیا ہے۔ کہ حکومت کی مقرر کردہ کپڑے اور سوت کی قیمتوں کو ناواجب طور پر زیادہ سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ کپڑا تیار کرنے والوں کے لئے منافع کا کافی حصہ رکھا گیا ہے۔ معقول وجہ پر مبنی نہیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ یوگوسلاویہ کے بادشاہ پیٹر قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں انہوں نے ایک حکومت قائم کر لی ہے۔

دہلی ۳۰ ستمبر۔ پانچویں رائل گورکھا رائفلز کے حوالدار گاجا گنی کو وکٹوریا کراس عطا ہوا ہے۔ حوالدار موصوف نے مئی ۱۹۴۳ء میں برما کے محاذ پر غیر معمولی بہادری دکھائی تھی۔ اور بازو۔ چھاتی اور ٹانگ زخمی ہو جانے کے باوجود ڈٹا رہا تھا۔ یہ ساتواں وکٹوریہ کراس ہے۔ جو اس جنگ میں انڈین آرمی کو ملا ہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ امریکہ کی پانچویں فوج سیلرنو کی شمالی پہاڑیوں میں جرمن مورچوں کو توڑتی ہوئی نیپلز کے میدان میں داخل ہو گئی ہے۔ جرمن فوجیں اب نیپلز کے شمالی اڈے کو برباد کر رہی ہیں۔ نیپلز میں داخل ہونے کے لئے پانچویں امریکن فوج منہ اندھیرے جبکہ بارش ہو رہی تھی سیلرنو کے شمال کی طرف سے ایک بندرگاہ پر جو نیپلز سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ قابض ہو گئی۔ اور جرمنوں کو دھکیل کر باہر نکال دیا۔ اس کے بعد وہ نیپلز کے میدان میں داخل ہو گئیں۔ آٹھویں برطانی فوج فوجیا سے آگے بڑھ کر نیپلز میں داخل ہو رہی ہے۔

الجیرس ۳۰ ستمبر۔ آزاد فرانسیسی ہیڈکوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ فرانسیسی دستے کارسیکا میں مقامی لوگوں کے دوش بدوش لڑ رہے ہیں۔ اور انہوں نے جرمن مورچوں کو اور بھی تنگ کر دیا ہے۔ نیز ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو بیسکیا سے ۲۵ میل دور ہے۔

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ سرکاری طور پر یہ اطلاع ملی ہے کہ نیوگنی میں کل اتحادی طیاروں نے جاپانیوں کی اہم چھاؤنی ویواک پر پھر حملہ کیا۔ اتوار کی صبح کو بعض امریکن دستوں نے جاپانی جہازوں کو ویواک میں داخل ہوتے دیکھا۔ اور دوسرے دن ۲۰۰ اتحادی بمباروں نے اچانک ان پر حملہ کر کے سات کو تباہ کر دیا۔ اس کے علاوہ ۲۹ جاپانی بجروں اور ایک چھوٹے جہاز کو تباہ کر دیا گیا۔ اس اڈے پر مقابلے کے لئے جو جاپانی ہوائی جہاز آئے ان میں سے ۳۰ کو یقینی طور پر تباہ کر دیا گیا۔ ہمارے ۳ جہاز کام آئے ایک اور مقام پر بارود کے ذخیرہ کو آگ لگا دی فن شافن کے آس پاس گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ آسٹریلین فوج کا ایک دستہ جاپانی فوجوں کے دائیں بازو سے ہو کر شہر کے مغرب میں جا پہنچا ہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ نیوزی لینڈ کی فوجیں بھی بحرالکاہل کے اگلے مورچے پر پہنچ گئی ہیں۔

دہلی ۳۰ ستمبر۔ ہندوستانی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ کل انگریزی اور امریکن ہوائی جہازوں نے برما میں دور دور تک ریلوے لائنوں اور سٹیشنوں پر حملے کئے ایک ریل گاڑی کو نقصان پہنچایا۔ مال گوداموں پر بھی بم گرے۔ اور آگ لگا دی۔ ایراودی اور چندون دریا میں بھی پچھلے چند دنوں میں ۱۰۰ سے زیادہ چھوٹی کشتیوں ۲ سٹیمروں اور ۷ بجروں کو تباہ کیا۔

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ کل پریذیڈنٹ روزویلٹ نے پیسیفک وار کونسل کا اجلاس بلایا۔ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کے تقرر کے بعد یہ پہلا اجلاس تھا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ اٹلی کی موجودہ پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ وہ بدستور ایک شکست خوردہ ملک ہے اور اس کے متعلق مستقل فیصلہ کا انحصار اس امر پر ہے۔ کہ وہ کس حد تک عارضی صلح کی شرائط پر عمل کرتا ہے۔ جرمنوں کو اٹلی سے نکالنا اٹلی کے نقطۂ نگاہ سے بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا کہ اتحادی نقطۂ نگاہ سے۔

ماسکو ۳۰ ستمبر۔ روسیوں نے ڈنیپر دریا کے مشرقی کنارے پر کلینچک پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو جرمنوں کا اہم اڈہ اور دریائی مورچہ تھا۔ کیف کے جنوب میں روسی فوجیں ۲۰ میل لمبے مورچے پر تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ اور جرمن مورچوں کا صفایا کر رہی ہیں۔ گومیل جیسے سفید روس کے صدر مقام منسک کا پھاٹک کہنا چاہیئے بھی اب خطرہ میں ہے۔ روسی توپیں اس پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ روسیوں نے یہاں ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی فوجیں اب وٹیبسک پر بھی برابر بڑھ رہی ہیں۔ بعض روسی دستے گومیل سے آٹھ میل دور رہ گئے ہیں۔ اور شہر پر گولہ باری کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ ستمبر۔ ویواک پر جس ہوائی حملہ کا ذکر اوپر آیا ہے۔ اس میں ۱۴۵ ٹن بم گرائے گئے ساٹھ میل سے آگ صاف نظر آتی تھی*

کوئین سٹور قادیان کی ادویہ وسیع تجربہ کے بعد پبلک میں لائی گئی ہیں۔
ایک بار ضرور آزمائیے!